© rasailojaraid.com

قرآن کریم کی بے حرمتی کا المناک واقعہ

مولانا محمد ازہر

چرچ آف فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز نے گزشتہ سال نائن الیون کی برسی پر نعوذ باللہ قرآن کریم کو نذر آتش کرنے کے مکروہ عزم کا اظہار کیا تھا، اس سال 20 مارچ کو اس بدبخت نے اپنے ناپاک ارادے کو عملی جامہ پہنا دیا۔ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو اس شیطانی عمل پر جو دکھ اور صدمہ پہنچا ہے، الفاظ اس کی شدت اور تکلیف کی پوری حقیقت کو اجاگر نہیں کر سکتے، مگر یہ ڈیڑھ ارب مسلمان بے بس ہیں، بے حس ہیں اور بے کس ہیں، اس لئے کہ ان پر حکمرانی کرنے والے یہود ونصاریٰ کے ذہنی، فکری اور عملی غلام ہیں۔ عام مسلمان اس جیسے سانحات پر رو سکتے ہیں، تڑپ سکتے ہیں، جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں، مگر وہ امریکا اور دیگر اسلام دشمنوں کو ویسا جواب نہیں دے سکتے، جو گھوڑے تیار رکھنے والے اہل ایمان دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ستاون مسلم ممالک کے راجاؤں، بادشاہوں اور جمہوری قباؤں میں چھپے ہوئے فرماں رواؤں کو یہ ادراک نصیب فرمائیں کہ عیسائی مسلمانوں کے سچے دشمن ہیں۔

قرآن کریم نے ان کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے بغض وعناد کو غیر مبہم الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ سابق امریکی صدر بش (مسلم کش) نے عراق وافغانستان پر حملوں کے دوران جب ''کروسیڈ'' (صلیبی جنگ) کا لفظ استعمال کیا تھا تو یہ کوئی محض جذباتی اور وقتی بات نہ تھی، جو یونہی منہ سے نکل گئی ہو، بلکہ یہ ایک سوچا سمجھا سچ تھا، اگرچہ بعد میں مصلحتاً اس کی تردید کر دی گئی۔

اسی طرح ہم یہ بھی بھول گئے ہیں کہ جب سوویت یونین کا خاتمہ ہوا تو نیٹو کے سیکریٹری جنرل سے پوچھا گیا کہ اب نیٹو کی کیا ضرورت ہے، جو کمیونسٹ بلاک کی مشترکہ فوجی تنظیم کے جواب میں بنائی گئی تھی۔ نیٹو کے سیکریٹری جنرل نے فی البدیہہ جواب دیا کہ ''ابھی اسلام باقی ہے'' حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مغربی دنیا مسلمانوں کے علانیہ خلاف ہی نہیں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ ان کے خلاف حالت جنگ میں ہے۔ یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے آغاز سے پہلے جب کلیسا اور سیاست کو جدا کر دیا گیا تو یورپ کے حکمرانوں نے پادریوں کی ایک بات نہ صرف مانی، بلکہ اسے صدق دل سے اپنے ایجنڈے کا حصہ بنا کر اس پر عمل پیرا رہے، وہ پادریوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ ہے، جو تاریخ میں صلیبی جنگوں کے نام سے معروف ہے۔ عیسائی صلیبی جنگوں کو مذہب سے بغاوت کے باوجود اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ اس وقت دہشت گردی کے خلاف جنگ درحقیقت مسلم امہ کے خلاف صلیبی جنگ ہے۔ ناموس رسالت اور قرآن کریم کی توہین اسی "کروسیڈ" کا حصہ ہے۔ عراق اور گوانتاناموبے میں ایسے واقعات رپورٹ ہو چکے ہیں کہ امریکی فوجیوں نے نعوذ باللہ قرآن کریم کے اوراق کو فلش میں بہا دیا۔

ملعون ٹیری جونز کی اس شیطانی حرکت پر پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر نے مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "یہ چند لوگوں کا انفرادی فعل ہے جو امریکی روایات کے منافی ہے" سوال یہ ہے کہ جب گوانتاناموبے میں قرآن کریم کو نذر آتش کرنے سے بھی زیادہ توہین آمیز رویہ اختیار کیا گیا تھا اور یہ حرکت امریکی فوجیوں نے کی تھی تو کیا یہ بھی چند لوگوں کا انفرادی فعل تھا؟ اس لئے امریکی سفیر کا یہ بیان محض منافقت ہے، جس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ منٹر نے مذمتی بیان کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ مذہب اور اظہار رائے کی آزادی کے لئے امریکی عزم ہمارے ملک کے قیام کے وقت سے ہے اور یہ آئین میں شامل ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملعون پادری کو آزادی رائے کے نام پر اس طرح کی شیطانی حرکت کی اجازت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی قبیح حرکات سے قرآن کریم کی عظمت و تقدس اور عزت و حرمت میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی، مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس نوع کے بدبخت ہرزہ گو ملعونوں اور گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کوئی قربانی نہ دی جائے، خواہ یہ اپنی جان ہی کی قربانی کیوں نہ ہو۔

یہود و نصاریٰ کی قرآن دشمنی کا ایک مظہر یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کریم میں تحریف کی بے شمار کوششیں کی ہیں۔ برصغیر میں فرنگی دور حکومت میں بھی قرآن کریم کے نسخوں کے اتلاف کی مہم چلائی گئی تھی۔ کچھ عرصہ قبل یہودیوں نے قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخے چھپوا کر افریقی ممالک میں بھجوائے۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر مرحوم کو پتہ چلا تو انہوں نے افریقی مسلمانوں کو اس ناپاک سازش سے آگاہ کیا اور قرآن کریم کے لاکھوں نسخے نہایت تصحیح کے ساتھ طبع کروا کر افریقہ اور ساری دنیا میں تقسیم کروائے۔ اس کے علاوہ مصر میں "صوت القرآن" کے نام سے ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جو قرآن کریم کی تلاوت و اشاعت کے لئے وقف ہے۔

نصاریٰ (عیسائیوں) کی قرآن دشمنی کا یہ عالم ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں برطانیہ کے وزیر اعظم گلیڈ اسٹون نے پارلیمنٹ میں قرآن کریم کا نسخہ ہاتھ میں لے کر کہا تھا کہ "جب تک یہ کتاب دنیا میں موجود ہے، لوگ مہذب نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو سکتے۔"(نعوذ باللہ)

وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جو شراب اور جوئے پر پابندی عائد کرتی ہے، زانی کے لئے سخت سزا تجویز کرتی ہے، کسی کی حق تلفی کی اجازت نہیں دیتی، قوموں کو غلام بنانے کے خلاف ہے، لہٰذا اس کی موجودگی میں امریکا، برطانیہ، فرانس اور جرمنی کی بدتہذیبی پروان نہیں چڑھ سکتی۔

متحدہ ہندوستان میں یوپی کا گورنر ولیم میور پادری تھا، اس نے کہا تھا کہ " دنیا میں انسانیت کی دشمن دو چیزیں ہیں: ایک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلوار اور دوسرا ان کا قرآن"(معاذ اللہ)

کیا ستاون مسلم ممالک کے حکمرانوں میں سے کسی ایک میں یہ جرات ہے کہ وہ برطانوی وزیر اعظم گلیڈ اسٹون اور فرنگی گورنر ولیم میور کی طرح دوٹوک انداز میں یہ اعلان کر سکے کہ امریکی پادری نے قرآن کریم کی توہین کر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دلآزاری کی ہے، لہٰذا ہم بطور احتجاج امریکا سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر رہے ہیں۔ حالانکہ تمام مسلمان حکمرانوں کا یہ فرض تھا کہ وہ امریکا سے ملعون امریکی پادری کے خلاف سخت ترین کارروائی کی یقین دہانی حاصل کرنے تک چین سے نہ بیٹھتے اور امریکا پر واضح کر دیتے کہ بصورت دیگر ہمارے لئے امریکا مخالف جذبات کو قابو میں رکھنا ممکن نہیں رہے گا۔

ملعون پادری نے اس شیطانی حرکت پر عمل سے پہلے یہ بھی نہیں سوچا کہ نصاریٰ اور نصرانیت پر قرآن اور صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) کا احسان عظیم ہے۔ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی پاک دامن والدہ حضرت مریم صدیقہ پر جو بہتان طرازی کرتے ہیں، اس کو لکھتے ہوئے بھی قلم کانپتا ہے۔

یہ قرآن کریم ہی ہے جس نے واشگاف الفاظ میں حضرت مریم کی پاکدامنی وعفت وعصمت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفیع المنسب پیغمبر ہونے کی شہادت دی۔ احسان فراموش عیسائی دنیا کو سوچنا چاہیئے کہ کوئی مسلمان بائبل کے محرف ہونے کے باوجود اس کو نذر آتش کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور کسی بھی پیغمبر کے بارے میں ادنیٰ گستاخی کا ارتکاب بھی کفر سمجھتا ہے۔ کیا یہود ونصاریٰ کی تہذیب یہی ہے کہ خدا کی برگزیدہ ہستیوں اور الہامی کتب کی توہین وتذلیل کی جائے؟

مسلم دنیا میں قرآن کریم کی توہین کے اس کربناک سانحہ پر احتجاج زور پکڑ رہا ہے۔ اگر امریکی انتظامیہ نے اپنے اس ملعون شہری کو قرار واقعی سزا نہ دی تو اسے بھی بالواسطہ شریک جرم سمجھا جائے گا، اس واقعے کے بعد عالم اسلام میں امریکا کے خلاف غیظ وغضب اور نفرت میں جو اضافہ ہوا ہے، وہ اربوں ڈالر خرچ کر کے بھی کم نہیں کیا جا سکے گا۔

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com